71161 - ساقط ہونے والے بچہ کے احکام

سوال

میں حاملہ تھی اور سات ماہ کی بچی رحم میں ہی فوت ہوگئی، کیا اس کا عقیقہ کرنا ہمارے ذمہ ہے کیونکہ ہم نے اس کا عقیقہ نہیں کیا، اور کیا اس کا نام رکھنا بھی ضروری تھا کیونکہ ہم نے اس کا نام نہیں رکھا ؟
میرے خاوند نے اسے غسل دیا اور کفن پہنا کر نماز جنازہ ادا کر کے دفن کر دیا، کیا ایسا کرنا صحیح تھا ؟
میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، اگر عقیقہ کرنا واجب ہے تو کیا میں بچی کا عقیقہ کر سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سوال کرنے والی بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ قضاء و قدر پر صبر کرنا صالحین اور نیك لوگوں كے مقام سے ہے، اور اللہ تعالی کی تقدیر پر راضی ہونا مقرب لوگوں کے مراتب میں شامل ہوتا ہے، اور آزمائش کے وقت سب سے بہتر اور اچھی کلام یہ ہے کہ وہ یہ الفاظ ادا کرے:

، انا للہ و انا الیہ راجعون.

اللہ سحانہ وتعالی کی تعریف اور شکر ہے، یقینا ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں.

اور ہم سب سے اچھی اور بہتر چیز جس کی آپ کو خوشخبری دینا چاہتے ہیں یہ وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالی فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کر لی ؟ تو وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں.

تو اللہ تعالی فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے ٹکڑے اور پھل کی روح قبض کر لی ؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں.

تو اللہ تعالى فرماتا ہے: ميرے بندے نے كيا كہا:

تو فرشتے جواب ديتے ہيں: اس نے تيرى حمد و تعريف بيان كى اور انا للہ و انا اليہ راجعون، كہا.

تو اللہ تعالى فرماتا ہے: ميرے بندے كے ليے جنت ميں ايك تعمير كر دو، اور اس كا نام بيت الحمد ركھو "

سنن ترمذى حديث نمبر (1021) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ايك بچے كى موت آگ سے حجاب ہے، اور اسى طرح ساقط ہونے والا حمل بھى، واللہ اعلم "

ديكھيں: المجموع للنووى (5 / 287) اور حاشية ابن عابدين (2 / 228).

اور معاذ بن جبل رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے، اگر ماں صبر كرتے ہوئے ثواب كى اميد ركھے تو ساقط ہونے والا بچہ اپنى ماں كو ناف سے كھينچ كر جنت كى طرف لے جائيگا "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1609) امام نووى نے " الخلاصہ (2 / 1066) اور بوصيرى نے اسے ضعيف كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

" السرر " اس آنت كو كہتے ہيں جو ناف كے اوپر سے كاٹى جاتى ہے "

ديكھيں: النہاية (3 / 99).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (5226) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

اہل علم كا اجماع ہے كہ جب بچہ اپنى زندگى سے معروف ہو جائے اور آواز نكالے تو اسے غسل بھى ديا جائيگا، اور كفن بھى پہنايا جائيگا اور اس كى نماز جنازہ بھى ادا ہوگى.

اس پر اجماع ابن منذر اور ابن قدامہ نے اور الكاسانى نے بھى نقل كيا ہے.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (2 / 328) بدائع الصنائع (1 / 302).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس کا کفن بالغ کے کفن کی طرح تین کپڑے ہونگے "

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 210).

لیکن جو بچہ چیخ نہ مارے اس کے متعلق سوال نمبر (13198) اور (13985) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: اس میں معتبر چیز بچے میں روح ڈالی جانی ہوگی، جو کہ چار ماہ کا حمل ہونے کے بعد ڈالی جاتی ہے اس لیے اگر اس میں روح ڈال دی گئی ہو تو اسے غسل بھی دیا جائیگا اور اسے کفن بھی پہنایا جائیگا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، اور اگر روح نہ ڈالی گئی ہو تو نہ غسل دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 328) اور الانصاف (2 / 504).

سوم:

اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کے عقیقہ کی مشروعیت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے، سوال نمبر (12475) اور (50106) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: (مستقل فتوی کمیٹی اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے کہ اس کا عقیقہ کرنا مشروع اور مستحب ہے، اور ان جوابات میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس کا نام بھی رکھا جائیگا.

چہارم:

عقیقہ کرنے کا مامور وہ شخص ہے جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ ہے اور وہ والد ہے اگر موجود ہو، اور اگر والد نہ ہو تو اس کے علاوہ کسی اور کے لیے عقیقہ کرنے میں کوئی مانع نہیں مثلا والدہ بھی کر سکتی ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" شافعی حضرات کا مسلك یہ ہے کہ: عقیقہ کرنے کا مطالبہ اس اصل سے کیا جائیگا جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ اور اخراجات ہیں، اور عقیقہ اپنے مال سے کریگا، بچے کے مال سے نہیں، اور نہ ہی وہ شخص عقیقہ کر سکتا ہے جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ اور اخراجات نہیں ہیں، لیکن اگر وہ اجازت دے تو عقیقہ کر سکتا ہے.

اور حنابلہ حضرات نے صراحت کی ہے کہ والد کے علاوہ کوئی اور عقیقہ نہیں کر سکتا، لیکن اگر والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور مانع کی بنا پر، تو اس صورت میں اگر والد کے علاوہ کوئی اور شخص عقیقہ کرے تو مکروہ نہیں، لیکن وہ عقیقہ نہیں ہوگا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف سے عقیقہ

کیا، کیونکہ وہ مومنوں کے لیے ان کے نفسوں سے بھی زیادہ اولی ہیں " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (30 / 279).

اس لیے اگر والد زندہ اور طاقت رکھتا ہو تو اسے اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنے کی نصیحت کی جائیگی، اور اگر وہ عقیقہ نہ کرے، یا پھر والدہ کو عقیقہ کرنے کی اجازت دے تو اس کے لیے عقیقہ کرنا مشروع ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ کے خاوند نے بچی کو غسل دیا اور اسے کفن پہنایا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی یہ صحیح اور مشروع تھا، لیکن تم پر اس کا نام رکھنا اور اس کا عقیقہ کرنا باقی ہے.

واللہ اعلم .